خاتونِ جنّت کی شان و عظمت

19 February 2026

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ پاک کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ کریم اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔

(مُعْجَم اَوسَط، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵)

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خُدا چشمہ ٔ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش،۳۰۲)

شعر کی وضاحت: جس منہ سے نکلنے والی ہر بات وَحی کا درجہ رکھتی ہے، عِلم و حِکمت کے اُس چشمہ ٔ فیض پہ لاکھوں سَلام ہوں۔(شرحِ حدائقِ بخشش، ص:۱۰۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک کی تین (3) تاریخ کو ہمارے پیارے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی لاڈلی شہزادی حضرتِ فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا وِصالِ ظاہری ہوا، اسی مناسبت سے آج ہم حضرت سیدہ خاتونِ جنت فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا ذکرِ خیر سُنیں گے۔ سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی شان و عظمت کے بارے میں ایک واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

1...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا انسانی حور

حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے ایک دن نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جنّتی پھل دیکھنے کی خواہش کی تو حضرتِ جبرائیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں جنت سے دو سیب لے کر حاضر ہوگئے اور عرض کی: اے محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم)! اللہ پاک فرماتا ہے: ایک سیب آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کھائیں اور دُوسرا خدیجہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہا) کو کھلائیں پھر حقِ زوجیت ادا کریں، میں تم دونوں سے فاطمۃ الزہرا کو پیدا کروں گا۔ چنانچہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام کے کہنے کے مطابق عمل کیا۔ جب غیر مسلموں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا کہ ہمیں چاند دو ٹکڑے کر کے دکھائیں۔ اُن دِنوں حضرتِ فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا اپنی والدہ محترمہ حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے شکمِ اطہر میں تھیں۔ حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے فرمایا: اُس کی کتنی رُسوائی ہے جس نے ہمارے آقا محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلایا، حالانکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے بہتر رسول اور نبی ہیں۔ تو حضرتِ فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے ان کے بطنِ اطہر سے ندا دی: اے امی جان! آپ غمزدہ نہ ہوں اور نہ ہی ڈریں، بے شک اللہ پاک میرے والدِ محترم کے ساتھ ہے۔ جب حضرتِ فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی ولادت ہوئی تو ساری فضا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے چہرے کے نور سے منور ہو گئی۔

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَروَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب جنت اور اس کی نعمتوں کا اشتیاق ہوتا تو حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا بوسہ لے لیتے اور ان کی پاکیزہ خوشبو کو سونگھتے اور جب ان کی پاکیزہ مہک سُونگھتے تو فرماتے: **فَاطِمَۃُ حَوْرَاءُ اِنْسِیَّۃٌ یعنی فاطمہ تو انسانی حُور** ہے۔ (الروض الفائق فی المواعظ و الرقائق، ص ۲۷۴ ملخصاً)

پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ کریم نے حضرتِ فاطمۃُ الزّہرا کو کیسی شان و عظمت سے نوازا اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اپنی والدۂ محترمہ کے بَطنِ اَقدس میں ہی اپنے والدِ گرامی اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صادق و امین ہونے کی گواہی دے دی تھی، بِلاشُبہ یہ آپ کی کرامتوں میں سے ایک کرامت تھی۔ آیئے! اب آپ کا مختصر تعارف سُنتے ہیں، چنانچہ

سیدہ فاطِمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا مختصر تعارُف

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا نام "فاطِمہ" لقب "زَہرا" اور "بَتُول" ہے۔ آپ کا بچپن شریف اور زندگی کا ہر لمحہ نہایت ہی پاکیزہ تھا، کیونکہ آپ نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُمُّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی آغوشِ رحمت میں تربیت پائی، آپ دن رات اپنے والدین کی پاکیزہ زبان سے پاکیزہ اقوال سُنتیں، آپ نہایت عبادت گزار، متقی اور پاکباز خاتون تھیں، اس لئے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو عابدہ، زاہدہ اور طاہرہ کہا جاتا ہے۔ (سفینۂ نوح، ص۱۵، ۱۴ ملخصا)

آپ اخلاق و عادات، گفتار و کردار میں نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے بہت مشابہت رکھتی تھیں۔ (ترمذی، ۵/۴۶۶، حدیث:۳۸۹۸ ملخصا) نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے تقریباً 5 یا 6 ماہ بعد 3 رمضانُ المبارک 11 ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔ (سفینۂ نوح، حصّہ دُوُم، ص ۵۴ ملخصاً)

سیِّدہ زاہرہ طیِّبہ طاہِرہ | جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش، ۳۰۹)

مختصر وضاحت: یعنی خاتونِ جنّت حضرتِ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا جنّتی عورتوں کی سردار، خوبصورت کلی، پاکباز، طہارت کی پیکر اور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی راحت ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی، خاتونِ جنّت حضرتِ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا پر ہمارے دل و جان قربان! آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو اُمَّتِ مُسلِمہ کا بے حد درد تھا، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کیلئے بعض اَوقات ساری ساری رات دعائیں مانگتی رہتیں، اپنی سہولت و آسائش کے لئے ربِّ کائنات کی بارگاہ میں کبھی اِلتجاء نہ کرتیں، بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سارا دن گھر کا کام کاج کرتیں اور جب رات آتی تو عِبادتِ الٰہی کیلئے کھڑی ہو جاتیں۔ چنانچہ

عِبادت ہو تو ایسی!

حضرتِ امامِ حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ حضرتِ سیّدہ فاطِمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو دیکھا کہ رات کو مسجِدِ بَیت کی مِحراب (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نماز پڑھتی رہتیں، یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت ہو جاتا، میں نے آپ کو مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بہُت زِیادہ دعائیں کرتے سنا، آپ اپنی ذات کے لئے کوئی دُعا نہ کرتیں، میں نے عرض کی: پیاری امّی جان (رَضِیَ اللہُ عَنْہا)! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دُعا نہیں کرتیں؟ فرمایا: پہلے پڑوس ہے پھر گھر۔ (مَدَارِجُ النُّبُوَّت، ج ۲، قسم پنجم، باب اوّل در ذکر اولادِ کرام، ص ۴۶۱)

عطا کر عافیت تُو نزع و قبر و حشر میں یاربّ | وسیلہ فاطمہ زہرا کا کر لطف و کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۹۸)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا خاتونِ جنّت، سیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اُمَّت کی غمخواری کے لئے ہر وقت عبادتِ الٰہی کی طرف مُتوجّہ رہتیں، راتوں کو جاگ کر مُناجات (دُعا) میں مصروف رہتیں، یہی نہیں بلکہ اللہ پاک کی عبادت اور اس کے ذِکر و اَذکار سے اس قدر مَحَبَّت تھی کہ اپنے گھریلو کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ یادِ الٰہی سے کبھی غافل نہ ہوتیں، آیئے! اب سیدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے ذَوقِ تلاوت اور شوقِ عبادت کے مُتعلق سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، چنانچہ

کھانا پکاتے وقت بھی تلاوت

امیرُ المؤمنین حضرتِ علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ سیِّدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کھانا پکانے (Cooking) کی حالت میں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت جاری رکھتیں۔ (سفینۂ نوح، حصّہ دُوُم، ص۳۵)

پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! خاتونِ جنّت سیّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو تلاوت کا کس قدر ذوق وشوق تھا کہ گھریلو مصروفیّت کے دوران بھی زبان سے قرآنِ کریم کی تلاوت جاری رکھتیں، اگر ہم اپنے مُعاشرے میں نظر دوڑائیں تو کئی نادان مصروفیّت کے دوران کانوں میں ہینڈ فری (Handfree) لگا کر بڑے اِنْہماک سے گانے سُنتے ہوئے اپنے کاموں میں مگن رہتے ہیں اور ساتھ ساتھ اپنی زبان سے بھی گُنگناتے جاتے ہیں، اِسی طرح کئی نادان خواتین گھر کے کام کاج کے دوران گانے سنتی ہیں، فلمیں ڈرامے دیکھتی ہیں، گویا گانے

باجوں کے بغیر ان کے کام ہی نہیں ہوتے۔ فی زمانہ! تو گانے باجوں کی عادتِ بد اس قدر بڑھ چکی ہے کہ کوئی گاڑی چلارہا ہو یا بائیک پر کہیں جارہا ہو اپنے موبائل پر گانے لگائے ہوتے ہیں ۔ اے کاش! ہمیں بھی اپنے دن رات عبادت میں بسر کرنے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اے کاش! ہمارا کوئی لمحہ فضول کاموں میں بسر نہ ہو۔ اے کاش! ہماری ہر گھڑی ذِکر و دُرود کے سبب رحمت بھری گزرے۔ اے کاش! گانے باجے سننے اور گُنگنانے (Singing) کی ہماری یہ عادتِ بد (Bad Habit) نکل جائے اور ہم گھریلو کاموں میں مشغول ہوں یا سفر میں ہوں ہر وقت ہمارے لَبوں پر ذکر و دُرود اور نعتِ رسول جاری رہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! عبادت کا جذبہ بڑھانے کیلئے سیدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے شوقِ عبادت پر مزید ایک واقعہ ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

شادی کی پہلی رات بھی عبادت

حضرت فاطمۃُ الزّہراء کی رُخصتی کے بعد حضرت علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا دونوں نے اپنے بستر کو چھوڑ دیا اور اللہ پاک کی عبادت میں مصروف ہو گئے، رات قیام میں تو دن روزے کی حالت میں بسر ہوتے رہے حتّٰی کہ 3 روز اسی طرح گزر گئے۔ چوتھے دن حضرتِ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کریم آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: ان دونوں نے 3 دن سے نیند اور بستر کو ترک کر رکھا ہے اور عبادت اور روزوں میں مصروف ہیں، تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے ارشاد فرماؤ کہ اللہ پاک تمہاری وجہ سے ملائکہ پر فخر فرمارہا ہے اور تم دونوں بروزِ قیامت گنہگاروں کی شفاعت کرو گے۔

(اَلرَّوْضُ الْفَائِق، الثامن والاربعون فی زواج علی بفاطمۃ... الخ، ص۲۷۸، ملتقطاً ملخصاً)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی ان نیک ہستیوں کی سیرت پر چلتے ہوئے خوب خوب عبادت کرنی چاہیے۔ رمضانُ المبارک کے روزے تو ہم پر فرض ہی ہیں، بِلاعذرِ شرعی ایک روزہ بھی چھوڑنا گناہ ہے۔ اگر ممکن ہو تو رمضان المبارک کے بعد نفل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہیے کہ اس کے بھی بڑے فضائل ہیں۔ آیئے! اس بارے میں 2 روایات سنئے۔

(1) جس نے ثواب کی اُمّید رکھتے ہوئے ایک نفل روزہ رکھا اللہ پاک اُسے دوزخ سے 40 سال (کا فاصِلہ) دُور فرمادے گا۔" (کَنزُ العُمّال ج۸ ص۲۵۵ حدیث ۲۴۱۴۸)

(2) جس نے رِضائے الٰہی کیلئے ایک دن کا نَفْل روزہ رکھا تو اللہ پاک اُس کے اور دوزخ کے درمیان ایک تیز رفتار سُوار کی پچاس سالہ مسافت کا فاصِلہ فرمادے گا۔" (کَنزُ العُمّال ج۸ ص۲۵۵ حدیث ۲۴۱۴۹)

سیدہ خاتونِ جنّت کے ذوقِ تلاوت اور آپ کے شوقِ عبادت میں بالخصوص ہمارے گھر کی اسلامی بہنوں کے لیے بھی ایک پیغام ہے کہ گھر کے کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی **عبادت کا ذوق و شوق** ہونا چاہئے، **علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ** ہونا چاہئے، **نیکی کی دعوت** کو عام کرنے کا جذبہ ہونا چاہئے۔ عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں اسلامی بہنوں کے لیے کئی ایسے مواقع ہیں جہاں ان کو علمِ دِین حاصل کرنا مُیسّر آتا ہے، ہم اپنے گھر کی اسلامی بہنوں کو اسلامی بہنوں کے **ہفتہ وار اجتماع** میں شرکت کروائیں، تعلیمِ قرآن حاصل کرنے کے لیے ان کو **مدرسۃ المدینہ بالغات** میں پڑھنے کا ذہن دیں، زہے نصیب! **جامعۃ المدینہ للبنات** میں داخلے کی سعادت مل جائے تو پھر کیسی مدنی بہاریں ہوں گی، ہمارے گھر کی اسلامی بہنیں جب علمِ دین کی روشنی سے مالامال ہوں گی تو اپنی اولاد کی **مدنی تربیت** کر سکیں گی، خود بھی **نمازی** بنیں گی، اپنی اولاد کو بھی **نمازی** بنائیں گی، خود بھی **قرآنِ کریم** پڑھیں گی، اپنی اولاد کو بھی قرآنِ کریم

پڑھنا سکھائیں گی۔سیدہ خاتونِ جنّت کے صدقے اللہ پاک ہماری اسلامی بہنوں کو بھی **شوقِ عبادت وذوقِ تلاوت** نصیب فرمائے۔

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی | کرم ہو کرم یا خدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی شان وعظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو حضورِ نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے بے پناہ محبّت تھی۔یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، صحابیاتِ طیبات اور بالخصوص سیّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا سُنّتِ رسول کی چلتی پھرتی تصویر تھیں،چنانچہ

ہم شکلِ مصطفٰے اور اندازِ گفتگو

اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی حضرتِ سیّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے بڑھ کر کسی کو عادات واَطوار، سیرت وکِردار اور نِشَست وبرخاست میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مُشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔(اَبوداؤد،کتاب الادب،باب ما جاء فی القیام،۴/۴۵۴،حدیث:۵۲۱۷،ملتقطاً) ایک روایت میں اُمُّ المُؤمِنِین حضرتِ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ میں نے اندازِ گفتگو اور بیٹھنے میں حضرتِ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے بڑھ کر کسی اور کو حُضورِ اَکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اس قدر مُشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔(اَلادب المفرد،باب قیام الرجل لاخیہ،ص۲۵۵،الحدیث:۹۷۴)

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت خاتونِ جنَّت، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی جیتی جاگتی چلتی پھرتی بولتی تصویر تھیں، بلکہ تصویر صرف شکل دکھاتی ہے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا تو سیرت و خصلت(Nature) میں بھی حضور کا نمونہ (Example) تھیں، قدرت نے ایک سانچہ میں یہ دو صُورتیں ڈھالی تھیں، ایک ہمارے مُصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی، دوسری فاطمہ زہرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/۳۶۵)

رَسُوْلُ اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا | کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوت کا

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیا شان ہے! خاتونِ جنت، سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا اُٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا حتّٰی کہ اندازِ گفتگو(Way of Talking) بھی اپنے والدِ محترم حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے انداز کے مطابق تھا۔ اے کاش! ہم اپنی زندگی خاتونِ جنَّت سیدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی سیرتِ طیبہ پر عمل کرتے ہوئے عبادتِ الٰہی میں گزارنے والے بن جائیں، اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائیں، ہر ایک کے ساتھ حُسنِ سُلُوک اور نرمی و بھلائی سے پیش آئیں، لوگوں کی تکلیف و مُصیبت میں ان کے کام آنے والے بن جائیں اور اپنے ظاہر کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے والے اور اپنے باطن کو حسد، تکبُّر، تہمت اور بدگمانیوں سے بچانے والے بن جائیں۔

بد خصائل ٹلیں، سیدھے رستے چلیں | کر دو آقا کرم، تاجدارِ حرم

(وسائلِ بخشش، ص ۲۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! خاتونِ جنت کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اپنے بابا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ادب و احترام فرمایا کرتی

تھیں، حُسنِ سُلُوک سے پیش آتیں، جب دُکھی دِلوں کے چین، نانائے حسنین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری ہوتی تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کے لئے کھڑی ہو جاتیں۔ جیسا کہ

آمدِ مُصطفےٰ پر استقبال کرنا

اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا فرماتی ہیں: جب خاتُونِ جنَّت حضرتِ فاطمۃُ الزہرہ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا حُضُور عَلَيْهِ السَّلَام کی خِدمَت میں حاضر ہوتیں۔ تو آپ عَلَيْهِ السَّلَام ان کیلئے کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑتے اس پر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ ان کو بٹھاتے۔ اسی طرح جب حُضُور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ بھی کھڑی ہو جاتیں اور ہاتھ مُبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ حُضُور کو بٹھا لیتیں۔ (مشکاۃ، کتاب الآداب، باب المصافحۃ والمعانقۃ، ۲/۱۷۱، حدیث:۴۶۸۹)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ آپ کیسے اچھے انداز میں اپنے والدِ محترم، حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا ادب و احترام کرتی تھیں، جبھی تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بھی حضرت فاطمہ سے بے پناہ محبت فرمایا کرتے تھے حتّٰی کہ ایک موقع پر سرکار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: فَاِنَّمَا ابْنَتِی بِضْعَةٌ مِنِّی، يَرِيبُنِی مَا رَابَهَا، وَيُؤْذِينِی مَا آذَاهَا یعنی بے شک میری بیٹی فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جس نے اسے بے چین کیا اس نے مجھے بے چین کیا اور جس نے اسے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضائل فاطمۃ، حدیث:۶۳۰۷، ص ۱۰۲۱)

ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اپنے والدین کو خوش رکھیں، ان کا ہر جائز حکم مانیں، ان کا

ادب و احترام کریں اور ان کے ساتھ خوب اچھے سلوک سے پیش آئیں۔ اسی طرح اپنے بیٹوں کے ساتھ ساتھ بیٹیوں سے بھی محبت بھرا سلوک کریں، ان کی جائز خواہشات کو پورا کریں اور ان کی دلجوئی کرتے رہیں۔

میری آنے والی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں | انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے!

(وسائل بخشش، ص۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

خاتونِ جنت اور غریبوں کی غمخواری

پیارے اسلامی بھائیو! سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا ہمیشہ سادگی اختیار فرماتیں، غریبوں کے ساتھ غمخواری اور ملنساری سے پیش آتیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کم کھانا کھاتیں، جو ملتا اسے دوسروں پر قربان کردیتیں اور خود فقر وفاقہ کی زندگی بسر کرتیں، جس مکان میں رہتیں وہاں زیب وزینت (Decoration) کا نام ونشان تک نہ تھا، قیمتی اور خوبصورت بستر تو دُور کی بات ہے وہاں تو بعض اوقات عام بستر بھی بمشکل میسر آتا، لیکن اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا نے اپنے دروازے پر آنے والے سائل کو خالی نہ لوٹایا اور اِیثار و سخاوت کی ایسی مثالیں قائم کیں کہ جنہیں سن کر عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں، چنانچہ

اِیثار و سخاوتِ فاطِمہ

حضرتِ عبدُاللہ اِبنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا فرماتے ہیں: بنی سُلیم میں سے ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب میں آکر گستاخی کی۔ تو حضورنبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس

سے ارشاد فرمایا: تُو آخرت کے عذاب سے ڈر، دوزخ سے خوف رکھ، خُدائے وَحْدَہٗ لَاشَرِیْك کی عبادت کر اور میں اللہ کریم کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ اَخلاق اور مؤثر کلام سے متأثر ہوکر وہ غیر مسلم اسی وقت مسلمان ہوگیا، پھر سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تیرے پاس کتنامال ہے؟ اس نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! خدا کی قسم! بنو سُلَیم میں 4 ہزار آدمی ہیں، لیکن اُس قبیلے میں مجھ سے زیادہ غریب و مسکین کوئی نہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اسے ایک اُونٹ (Camel) خرید کردے؟

حضرتِ سعد بن عبادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنی اُونٹنی ان کو دے دی۔ پھر ارشاد فرمایا: کون ہے جو اس کا سر ڈھانپ دے؟ تو امیر المؤمنین مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَهُ الْکَرِیْم نے اپنا عمامہ ان کو دے دیا۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو اس کے کھانے کا اِنْتِظام کرے؟ حضرتِ سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اُٹھے اور چند مکانوں پر گئے لیکن کچھ نہ ملا۔ پھر نُورِ مصطفےٰ حضرتِ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے مکان پر حاضر ہو کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ نے پوچھا کون ہے؟ عرض کی! سلمان ہوں۔ فرمایا: کیسے آئے ہو؟ آپ نے سارا ماجرا سُنادیا۔ یہ سُن کر آپ آبدیدہ ہوگئیں اور فرمایا: اے سلمان! خُدا کی قسم! جس نے میرے باپ کو رسول بنا کر بھیجا! آج تیسرا دن ہے، گھر میں سب فاقے سے ہیں مگر دروازے پر آئے ہو، خالی کیسے واپس کروں؟ یہ چادر لے جاؤ اور شمعون نامی غیر مسلم کے پاس جا کر کہو: فاطمہ بنتِ محمد کی چادر رکھ لو اور تھوڑے سے جَو قرض دے دو۔ حضرتِ سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اس چادر کو لے کر اس کے پاس گئے اور سارا ماجرا بیان کیا۔ شمعون کچھ دیر اس رِدائے مبارکہ کو دیکھتا رہا، اُس وقت اُس پر ایک کیفیت طاری ہوگئی اور کہنے لگا: اے سلمان! یہ وہی مقدّس لوگ ہیں جن کی

خبر اللہ پاک نے اپنے نبی موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو توریت میں دی ہے، میں صِدقِ دل سے حضرتِ فاطمہ کے باپ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ پر ایمان لاتا ہوں۔

یہ کہہ کر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا اس کے بعد اس نے حضرتِ سلمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو جَو دیئے اور نہایت ادَب واِحترام سے رِدائے مبارَکہ واپس کر دی۔ خاتونِ جنّت نے شمعون کو دُعائے خیر دی اور جَو پیس کر کھانا تیار کر کے حضرتِ سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دے دیا۔ آپ نے عرض کی: اس میں سے کچھ گھر کے لئے رکھ لیجئے۔ فرمایا: بس راہِ خدا میں دینے کی نیت سے منگوایا اور پکایا ہے، اب اس میں سے لینا دُرُست نہیں۔

حضرتِ سلمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کھانا لے کر بار گاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے اور تمام قصّہ بھی عرض کر دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وہ روٹی نو مسلم کو عطا فرمائی اور اپنی نورِ نظر حضرتِ فاطمہ کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ بھوک سے ان کا چہرہ زرد ہو رہا ہے اور کمزوری (Weakness) کے آثار نُمایاں ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی بیٹی فاطمہ کو بٹھا کر تسلّی دی اور دُعا فرمائی: اے اللہ! فاطمہ تیری بندی ہے تُو اس سے راضی رہنا۔ (سفینۂ نُوح، حصّہ دُوُم، ص ۳۳ ملخصًا)

بھوکے رہ کے خود اَوروں کو کھلا دیتے تھے | کیسے صابِر تھے محمّد کے گھرانے والے!

اے عاشقانِ اہلِ بیت! دیکھا آپ نے! خاتونِ جنّت حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا ایثار و سخاوت کہ خود فاقے سے ہیں، گھر میں کھانے کو کچھ نہیں مگر سخاوت وایثار کا ایسا زبردست جذبہ کہ غریب نو مسلم کی حاجت روائی کی خاطر قرض لینے کیلئے اپنی مبارک چادر گِروی رکھوا رہی ہیں اور جب حضرتِ سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کھانے میں سے کچھ گھر کے لئے رکھنے کی عرض کی تو فرمانے لگیں: میں نے یہ کھانا راہِ خدا میں خیرات کرنے کی نیّت سے پکایا ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! ایک طرف خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا پاکیزہ عمل اور دوسری طرف ہماری حالت کہ ہم تو اپنے ہی مسلمان بھائیوں کو لُوٹ رہے ہیں، اگر کبھی کوئی حاجت مند آجائے تو پہلے چار باتیں سُناتے ہیں اور اگر کچھ دے بھی دیں تو بعد میں لوگوں کے سامنے اس کو ذلیل ورُسوا کرتے، اس کی عزّت کو پامال کرتے، طرح طرح کی باتیں سُناتے ہیں۔ یاد رکھئے! جب بھی کسی سائل یا حاجت مند کو کچھ دینے کا موقع ملے تو ایسی باتیں کرنے سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ جس سے سامنے والے کی دل آزاری یا اس کی ذِلّت ورُسوائی ہوتی ہو بلکہ اللہ کریم کا شکر ادا کریں کہ اللہ پاک نے کسی غریب کی حاجت روائی کی توفیق عطا فرمائی، کیونکہ بندہ جب کسی کی حاجت پوری کرتا ہے تو اللہ کریم اس کو بے شمار انعامات عطا فرماتا ہے، آیئے! مسلمانوں کی حاجت روائی کرنے کے فضائل پر مشتمل (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں۔ چنانچہ

حاجت روائی کے فضائل:

(1) ارشاد فرمایا: جو میرے کسی اُمّتی کی حاجت پوری کرے اور اُس کی نیت یہ ہو کہ اِس کے ذریعے اُس اُمّتی کو خوش کرے تو اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ پاک کو خوش کیا اور جس نے اللہ پاک کو خوش کیا تو اللہ کریم اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (شعب الایمان، الثالث والخمسون من شعب الایمان۔۔ الخ، ۱۱۵/۶، حدیث: ۷۶۵۳)

(2) ارشاد فرمایا: بندہ جب تک اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے، اللہ پاک اس کی حاجت پوری فرماتا رہتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب فضل قضاء الحوائج، ۸/ ۳۵۳، حدیث: ۱۳۷۲۳)

(3)ارشاد فرمایا:جو اپنے کسی اسلامی بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلتا ہے، اللہ پاک اس کے اپنی جگہ واپس آنے تک اس کے ہر قدم پر اس کے لئے ستر (70) نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے 70 گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ پھر اگر اس کے ہاتھوں وہ حاجت پوری ہو گئی تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے، جیسے اس دن تھا، جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا اور اگر اس دوران اس کا انتقال ہو گیا تو وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہو گا۔

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین۔۔۔الخ،۳/۳۱۷، حدیث:۴۰۲۲)

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جُرم | دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

(ذوقِ نعت، ص۱۱)

دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ غریب و مستحق لوگوں کی مدد کرنے کے ساتھ ساتھ جس قدر ہو سکے **ڈونیشن** کے ذریعے اپنی دعوتِ اسلامی کے ساتھ بھی تعاون کریں کیونکہ دعوتِ اسلامی انڈیا کے 50 سے زائد شُعبہ جات کو چلانے کے لئے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کے اَخراجات ہوتے ہیں، جو مُخَیِّر حضرات کے تَعاوُن سے ہی پُورے ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی دینِ اسلام کے پیغام کو عام کرنے والی عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم ہے، اس کے ساتھ کسی بھی قسم کا تَعاوُن کرنا، حقیقتاً دِیْنِ اسلام ہی کی مدد کرنا ہے اور جو دینِ اسلام کی مدد کرتا ہے، اس کے بارے میں **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗؕ | تَرجَمَۂ کنز الایمان: اور بیشک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس

(پ ۱۷،حج:۴۰) | کی جو اس کے دِین کی مدد کرے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ پاک خود اس کی مدد فرمائے گا جو اس کے دِین کی مدد کرے۔ حکیمُ الاُمّت حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَوْلِیاءُاللہ کی مدد کرنا، نبی کی خدمت، عِلْمِ دِیْن پھیلانا، سب اللہ کے دِیْن کی مدد ہے۔(نورالعرفان، ص۷۵۳) چونکہ دعوتِ اسلامی عِلْمِ دِین پھیلانے، گُناہوں سے بچانے اور سُنّتوں پر چلانے والی تنظیم ہے، اس لئے اس کی مدد کرنا بھی دِین کی مدد کرنا ہی کہلائے گا۔ اسلام کی سر بُلندی کیلئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا اپنا مال قُربان کرنے کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! مَوْجُودہ دَور میں بھی دِینی کاموں کے لئے ڈونیشن (چندہ) جمع کرنا اَشَد ضروری ہے۔ پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: آخرِ زمانہ میں دِین کا کام بھی دِرہم ودِینار سے ہو گا۔(المعجم الکبیر، ۲۰/۲۷۹، حدیث:۶۶۰، ملخصاً)

فی زمانہ جو حالات ہیں، وہ کسی سے چُھپے ہوئے نہیں، چونکہ دعوتِ اسلامی مسجد بھرو تحریک ہے، اس لئے اس کے اَخراجات کو پُورا کرنے کیلئے ایک خطیر رقم دَرکار ہوتی ہے۔ رَجَبُ المُرَجَّب، شَعْبَانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضانُ الْمُبارَک میں لوگ بکثرت صَدَقات وعَطِیّات کی اَدائیگی کی طرف مائل ہوتے ہیں، اس وجہ سے ان مہینوں میں ڈونیشن جمع کرنے کا بہترین موقع ہوتا ہے، ہمیں بھی حُصُولِ ثواب کی خاطر اپنے گھر، رشتہ داروں اور دیگر اسلامی بھائیوں کو **صدقات کے فضائل** بتاکر خُوب خُوب ڈونیشن جمع کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ کہ جن کے ڈونیشن کسی مسجد یا کسی مدرسے میں استعمال ہوتے ہیں۔ وہاں "اللہ" کا ذکر ہوتا ہے، پانچوں وقت بندگانِ خدا سجدہ ریز ہوتے ہیں، فرض علوم سیکھنے کا سلسلہ ہوتا ہے۔ یہ ان کے لئے کتنا بہترین صدقۂ جاریہ ہے۔

اللہ کریم ہمیں اپنی راہ میں دل کھول کر خرچ کرنے، مساجد ومدارس کی تعمیرات میں حصہ لینے، دِینی کاموں میں تعاون کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ”قافلہ“

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے دینی کام کو بڑھانے کیلئے ڈونیشن کے ساتھ ساتھ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے والے بن جایئے۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **”قافلہ“** بھی ہے۔☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! قافلہ علمِ دِین کے حصول کا ذریعہ ہے☆قافلہ رحمتوں کے نزول کا سبب ہے☆قافلے کی برکت سے فرائض وواجبات کی پابندی نصیب ہوتی ہے☆قافلے کی برکت سے سنّتوں پر عمل کا موقع ملتا ہے☆قافلے کی برکت سے اشراق، چاشت، اوّابین اور تہجد پڑھنے کی سعادت ملتی ہے۔☆قافلے کی برکت سے لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے والی سنت پر عمل کا موقع ملتا ہے۔

عموماً قافلے مسجدوں میں قیام کرتے ہیں اور مساجد میں عبادت کی نیت سے ٹھہرنے والوں کی تو کیا ہی بات ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس خوش نصیب کے بارے میں 3 باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔(1)اس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ (2)یا وہ حکمت بھرا کلام کرتا ہے۔(3)یا رحمت کا منتظر ہوتا ہے۔(الترغیب والترھیب، کتاب الصلوۃ، باب الترغیب فی لزوم المساجد۔۔۔الخ، ۱/۱۶۹، رقم:۵۰۳ ماخوذاً)

آیئے!بطورِ ترغیب **قافلے** کی ایک مدنی بہار سُنتے اور قافلے میں سفر کی نیّت کرتے ہیں۔

چنانچہ،

گناہوں سے نجات مل گئی

ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آنے سے قبل گناہوں کی کیچڑ میں لتھڑے ہوئے تھے جان بوجھ کر نمازیں قضا کرنا،والدین کی نافرمانی کرنا اور مختلف گناہوں میں منہمک رہنا ان کے معمولات میں شامل تھا،گناہوں کی سیاہی اس قدر بڑھ چکی تھی کہ کسی کے سمجھانے کے باوجود بھی نہ مانتے تھے،ہر ایک کی بات سُنی اَن سُنی کر دیتے تھے،بُرے لوگوں میں اُٹھنے بیٹھنے کی وجہ سے اُن کے اخلاق و کردار انتہائی داغ دار ہو چکے تھے،ان کی زندگی میں مدنی بہار کچھ یُوں آئی کہ ایک دن دعوتِ اسلامی کے مشکبار دینی ماحول سے وابستہ عاشقِ رسول اسلامی بھائی سے ان کی ملاقات ہوئی۔انہوں نے گُناہوں سے پُر خار زندگی کو سنّتوں سے پُر بہار بنانے کے لیے انفرادی کوشش فرمائی اوردعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ہمراہ قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی،اُن کی پُر خلوص اور محبت بھری دعوت کے سبب وہ انکار نہ کر سکے اور قافلے کے لئے تیار ہوگئے اور جلد ہی عاشقانِ رسول کے ساتھ قافلے کے مسافر بن گئے،قافلے کی برکت سے انہیں زندگی میں پہلی بار پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ صفِ اوّل میں پڑھنے کی سعادت ملی،مزید سیکھنے سکھانے کے مدَنی حلقوں میں طہارت،نمازاور دیگر ضروری شرعی مسائل سیکھنے کو ملے اور عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے ان کے اخلاق و کردار میں نمایاں تبدیلی واقع ہوگئی،دل گناہوں سے بیزار اور نیکیوں کی جانب مائل ہوگیا،سنّتوں پر عمل کرنے کا ذہن بن گیا،نمازوں کی پابندی کا پکا ارادہ کر لیا اور جلد ہی عمامہ شریف کا تاج سجالیا۔

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو	سیکھنے سُنتیں قافلے میں چلو
چاہو گر برکتیں قافلے میں چلو	پاؤ گے عظمتیں قافلے میں چلو چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو	ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو
الفتِ مصطفٰے اور خوفِ خدا	چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو
قرض ہوگا ادا آکے مانگو دعا	پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو
دُکھ کا درماں ملے آئیں گے دن بھلے	ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو

(وسائل بخشش، ص۶۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کرامتِ خاتونِ جنت

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو بہت سی کرامات (Saintly-Miracles) سے نوازا۔ اور یہ حقیقت ہے جو اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو راضی کرنے میں اپنی زندگی بسر کرتا ہے تو اللہ پاک بھی اپنے فضل و کرم سے اُسے طرح طرح کی نعمتوں سے نوازتا ہے۔

آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی ایک بہت ہی باکمال کرامت سُنتے ہیں، چنانچہ

عظیمُ الشّان دعوت

ایک دن حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کی۔ جب دونوں عالَم کے میزبان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ

عَنْہ کے مکان پر رونق افروز ہوئے تو حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللهُ عَنْھا آپ کے پیچھے چلتے ہوئے آپ کے قدموں کو گننے لگے اور عرض کیا: یا رسولَ اللهصَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! میری تمنا (Wish) ہے کہ حُضور کے ایک ایک قدَم کے عِوَض میں آپ کی تعظیم وتکریم کے لیے ایک ایک غلام آزاد کروں۔ چُنانچِہ حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللهُ عَنْہ کے مکان تک جس قدَر حُضور کے قدَم پڑے تھے حضرتِ عثمانِ غنی نے اتنی ہی تعداد میں غلاموں کو خرید کر آزاد کر دیا۔

حضرتِ علی کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے اس دعوت سے مُتَاَثِّر ہو کر حضرتِ سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللهُ عَنْھا سے کہا: اے فاطمہ! آج میرے دِینی بھائی حضرتِ عثمان رَضِیَ اللهُ عَنْہ نے حُضورِ اَکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بڑی ہی شاندار دعوت کی ہے اور حُضورِ اَکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہر ہر قدَم کے بدلے ایک غلام آزاد کیا ہے، میری بھی تمنّا ہے کہ کاش! ہم بھی حُضور کی اسی طرح شاندار دعوت کر سکتے۔ حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللهُ عَنْھا نے اپنے شوہرِ نامدار حضرتِ علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے اس جذبہ سے مُتَاَثِّر ہو کر کہا: بَہُت اچھا، جایئے، آپ بھی حُضور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اسی قسم کی دعوت دیتے آیئے! ہمارے گھر میں بھی اسی قسم کا سارا اِنتِظام ہو جائے گا۔ چُنانچِہ

حضرتِ علی کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر دعوت دے دی اور شہنشاہِ دوعالَم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابۂ کرام کی ایک کثیر جماعت کو ساتھ لے کر اپنی پیاری بیٹی کے گھر میں تشریف فرما ہوگئے۔ حضرتِ سیِّدہ خاتونِ جنّت تنہائی میں تشریف لے جا کر خداوندِ قُدُّوس کی بارگاہ میں سربسجود ہو گئیں اور یہ دعا مانگی: یااللہ! تیری بندی فاطمہ نے تیرے محبوب اور اَصحابِ محبوب کی دعوت کی ہے، تیری بندی کا صرف تجھ ہی پر بھروسا

ہے، لہٰذا اے میرے ربّ! تُو آج میری لاج رکھ لے اور اس دعوت کے کھانوں کا تُو عالَمِ غیب (یعنی دوسرا جہاں جو چھپا ہوا ہے) سے اِنتِظام فرما۔ یہ دُعا مانگ کر حضرتِ بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہا نے ہانڈیوں کو چولہوں پر چڑھا دیا۔ اللہ کریم کا دَرْیائے کَرَم ایک دم جوش میں آگیا اور (فوراً) ان ہانڈیوں کو جنّت کے کھانوں سے بھر دیا۔ حضرتِ بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے ان ہانڈیوں میں سے کھانا نکالنا شروع کر دیا اور حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابۂ کرام کے ساتھ کھانا کھانے سے فارِغ ہوگئے، لیکن خدا کی شان کہ ہانڈیوں میں سے کھانا کچھ بھی کم نہیں ہوا اور صحابۂ کرام ان کھانوں کی خوشبو اور لذّت سے حیران رہ گئے۔ حُضورِ اَکرم نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو حیران دیکھ کر فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ صحابۂ کِرام نے عرض کیا: نہیں یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کھانا اللہ پاک نے ہم لوگوں کے لئے جنّت سے بھیجا ہے۔ پھر حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا گوشۂ تنہائی میں جاکر سجدہ ریز ہوگئیں اور یہ دُعا مانگنے لگیں: یااللہ! حضرتِ عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے تیرے محبوب کے ایک ایک قدَم کے عِوَض ایک ایک غلام آزاد کیا ہے لیکن تیری بندی فاطمہ کو اتنی اِستِطاعت نہیں ہے، اے خداوندِ عالَم! جہاں تُو نے میری خاطِر جنّت سے کھانا بھیج کر میری لاج رکھ لی ہے، وہاں تُو میری خاطِر اپنے محبوب کے ان قدَموں کے برابر جتنے قدَم چل کر میرے گھر تشریف لائے ہیں، اپنے محبوب کی اُمَّت کے گنہگار بندوں کو جہنّم سے آزاد فرمادے۔

حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا جُوں ہی اس دعا سے فارِغ ہوئیں ایک دم حضرتِ جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام یہ بِشارت لے کر بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوئے کہ یارسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! حضرتِ فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) کی دُعا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوگئی، اللہ کریم نے فرمایا ہے کہ ہم نے آپ کے ہر قدَم کے بدلے میں ایک ایک ہزار 1000 گنہگاروں کو جہنّم سے آزاد کر دیا۔

(جامِعُ الْمُعْجِزات، ص۲۵۷ ملخصاً)

اِلٰہی جہنم سے آزاد کردے | میں فردوس میں داخلہ مانگتا ہوں

پیارے اسلامی بھائیو! قربان جائیے! امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور بالخصوص علیُّ المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے اندازِ محبت پر کہ ان خوش نصیب حضرات نے سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی انوکھی دعوت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی سیرت پر رشک آتا ہے کہ آپ کی خواہش تھی کہ دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے گھر بھی تشریف لائیں اور ہم بھی ان کی دعوت کریں، یہی جذبہ تھا کہ دولت خانے میں کچھ نہ ہونے کے باوجود بھی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کی اور پھر اللہ کے فضل و کرم سے سیدہ فاطمہ کی کرامت ظاہر ہوئی اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی دعا پر جنّتی کھانے آئے اور حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے گناہگاروں کو جہنم سے آزادی نصیب ہوئی۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ رِضائے اِلٰہی اور ثواب کے لئے، اِحترامِ مسلم کی نیت سے دِلجوئی کے لیے وقتاً فوقتاً اپنے رشتہ داروں کی دعوت کریں، ان کے دُکھ درد میں شریک ہوں، ان کے ساتھ ہمیشہ تعلق قائم رکھیں، اور کبھی کبھار پڑوسیوں کو بھی دعوت دینے کا ذہن بنائیں، کوئی سائل آجائے تو اس کو بھی پیار و محبت سے کھانا کھلائیں۔ جیسا کہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی سیرت میں یہ جھلک بھی نظر آتی ہے کہ اگر کئی روز فاقہ کے بعد گھر میں کھانا آجاتا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا اس کھانے میں پڑوسیوں کو بھی شامل فرما لیا کرتی تھیں۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی پڑوسیوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے، آپ کی کرامت کے ظاہر ہونے پر مشتمل ایک اور واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

برکت والی سِینی

ایک مرتبہ زمانۂ قحط میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بُھوک محسوس کی تو بنتِ رسول اللہ حضرتِ فاطمہ بَتُول رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے سِینی (یعنی دھات کے روٹی سالن رکھنے والے خوان) میں ایک بوٹی اور دو روٹیاں اِیثار کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں بھیج دیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس تحفہ کے ساتھ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی طرف تشریف لے آئے اور فرمایا: اے میری بیٹی! اِدھر آؤ۔ حضرتِ سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے جب اس سِینی کو کھولا تو آپ یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ وہ سینی روٹیوں اور بوٹیوں سے بھری ہوئی تھی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے جان لیا کہ یہ کھانا اللہ پاک کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ سے اِستفسار فرمایا: اَنّٰی لَكِ هٰذَا؟ یعنی یہ سب تمہارے لئے کہاں سے آیا؟ تو حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے عرض کیا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ یعنی وہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے جس نے تجھے بنی اسرائیل کی سردار (یعنی حضرت مریم) کے مُشابہ بنایا۔ پھر حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ علی، حضراتِ حسن و حسین اور دوسرے اہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اَجْمَعِیْن کو جمع فرما کر سب کے ساتھ (سینی میں سے) کھانا تَناوُل فرمایا اور سب سیر ہوگئے، پھر بھی کھانا اسی قدر باقی تھا اور اس کو حضرتِ بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے اپنے پڑوسیوں کو کھلایا۔ (تَفْسِیْرِ رُوْحُ الْبَیَان، پ۳، اٰلِ عِمْرٰن، تحت الآیۃ ۳۷، ج۲، ص ۲۹)

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے جہاں شہزادیِ کونین حضرتِ فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی عظیمُ الشّان کرامت ظاہر ہوئی، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا

پڑوسیوں کی بہت زیادہ خیر خواہی فرمایا کرتی تھیں۔ لیکن آج ہمارے دلوں سے پڑوسیوں کی خیر خواہی کا جذبہ نکلتا جارہا ہے، ہم خود تو اچھا کھاتے پیتے ہیں، اچھا پہنتے ہیں مگر افسوس ہمیں پڑوسیوں کے دکھ درد، ان کے حقوق کی ادائیگی اور ان کی بھوک وپیاس کا ذرا بھی احساس نہیں ہوتا، حالانکہ کثیر احادیثِ مبارکہ میں پڑوسیوں کے حقوق کو بیان کیا گیا ہے، چنانچہ

پڑوسی کے حقوق

حضرت معاویہ بن حیدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آدمی پر پڑوسی کے کیا حقوق ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو، اگر مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرو، اگر قرض مانگے تو اسے قرض دے دو اور اگر وہ عیب دار ہو جائے تو اس کی پردہ پوشی کرو۔ (المعجم الکبیر، ۱۹/۴۱۹، حدیث:۱۰۱۴)

پیارے اسلامی بھائیو! لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ پڑوسیوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آئیں، اگر انہیں کوئی مصیبت پہنچے تو انہیں تسلی دیتے ہوئے صبر کی تلقین کریں، جب اُنہیں کوئی خوشی حاصل ہو تو اُنہیں مبارک باد دیں، پڑوسی کے بچوں اور ملازموں کے ساتھ نرمی و بھلائی سے گفتگو کرتے ہوئے حُسنِ اخلاق سے پیش آئیں، پڑوسیوں کی غلطیوں پر ان سے درگزر کریں، اس کے گھر کی عورتوں کو دیکھنے سے اپنی نگاہوں کو بچائیں، وہ فریاد کریں تو ان کی مدد کریں۔

نعمتِ اَخلاق کر دیجے عطا | یہ کرم یا مصطفٰے فرمائیے

(وسائلِ بخشش، ص۵۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خاتونِ جنت کی گھریلو زندگی

پیارے اسلامی بھائیو! سیّدہ خاتونِ جنت، فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی شان میں تسبیحِ فاطمہ مقرر کی گئی، کیونکہ آپ گھریلو کام کاج خود اپنے ہاتھوں سے فرمایا کرتی تھیں اور اس کام میں آنے والی مشکلات اور تکالیف پر صبر بھی کیا کرتیں، زندگی بھر کسی خادمہ کو نہیں رکھا۔ چنانچہ

امیر المؤمنین حضرتِ علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا میرے پاس خود ہی چکی چلایا کرتیں، جس کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے، مشکیزے میں پانی بھی خود ہی بھر کر لاتیں جس کی وجہ سے ان کے سینے پر نشان پڑ گئے۔ گھر کی صفائی وغیرہ بھی خود ہی کرتی تھیں جس کی وجہ سے کپڑے غبار آلود ہو جاتے اور ہنڈیا کے نیچے آگ بھی خود ہی جلایا کرتیں جس کی وجہ سے کپڑے میلے ہو جاتے۔ بعض اوقات تنہا گھر کے تمام کام کاج کرنے کی وجہ سے انہیں کافی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ (مسند للامام احمد بن حنبل، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۳۲۲، حدیث: ۱۳۱۲)

تسبیحِ فاطمہ کی فضیلت

امیر المؤمنین حضرتِ علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں غلام آئے، جب یہ خبر حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو ملی تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بارگاہِ رسالت میں خادمہ (Maid servant) مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ فرمایا: جب سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللہ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُلِلّٰہ اور 34 مرتبہ اَللہُ اَکْبَر پڑھ لیا

کرو۔یہ تمہارے لئے خادمہ سے بہتر ہے۔(کتاب الدعاء للطبرانی،باب القول عنداخذ المضاجع، حدیث:۲۳۱،ص۹۴)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اشعار کی صورت میں اس واقعے کو یوں بیان فرمایا ہے:

آئیں جب خاتونِ جنّت اپنے گھر | پڑگئے سب کام ان کی ذات پر
کام سے کپڑے بھی کالے پڑ گئے | ہاتھ میں چکی سے چھالے پڑ گئے
دی خبر زہرا کو اَسَدُ اللہ نے | بانٹے ہیں قیدی رَسُوْلُ اللہ نے
ایک لونڈی بھی اگر ہم کو ملے | اس مصیبت سے تمہیں راحت ملے
سُن کے زہرا آئیں صدیقہ کے گھر | تاکہ دیکھیں ہاتھ کے چھالے پدر
پر نہ تھے دولت کدہ میں شاہِ دیں | والدہ سے عرض کر کے آگئیں
گھر میں جب آئے حبیبِ کبریا | والدہ نے ماجرا سارا کہا
فاطمہ چھالے دکھانے آئی تھیں | گھر کی تکلیفیں سنانے آئیں تھیں
آپ کو گھر میں نہ پایا شاہِ دیں | مجھ سے سب دکھ درد اپنا کہہ گئیں
ایک خادم آپ اگر ان کو بھی دیں | چکی اور چولھے کے وہ دُکھ سے بچیں
سُن لیا سب کچھ رسولِ پاک نے | کچھ نہ فرمایا شہِ لولاک نے
شب کو آئے مصطفٰے زہرہ کے گھر | اور کہا دُختر سے اے جانِ پدر
ہیں یہ خادم ان یتیموں کے لئے | باپ جن کے جنگ میں مارے گئے
تم پہ سایہ ہے رسول اللہ کا | آسرا رکھو فقط اللہ کا
ہم تمہیں تسبیح اک ایسی بتائیں | آپ جس سے خادموں کو بھول جائیں

اولاً سبحان 33 بار ہو
پھر اَلْحَمْد اتنی ہی پڑھو

اور 34 بار ہو تکبیر بھی
تا کہ 100 ہو جائیں یہ مل کر سبھی

پڑھ لیا کرنا اسے ہر صبح و شام
وِرد میں رکھنا اسے اپنے مُدام

خُلد کی مختار راضی ہو گئیں
سُن کے یہ گفتار خوش ہو گئیں

سالک ان کی راہ جو کوئی چلے
دِین و دنیا کی مصیبت سے بچے

(رسائل نعیمیہ، ص۴۳،۴۲)

کتاب "شانِ خاتونِ جنت" کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی سیرتِ مطہرہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**شانِ خاتونِ جنت**" کا ضرور مطالعہ فرمایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کتاب میں خاتونِ جنت کی شان وعظمت، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی کرامات، آپ کا عشقِ رسول، آپ کی پردے سے محبت، آپ کا نکاح وجہیز، آپ کا ایثار وسخاوت اور بہت سے ایمان افروز مدنی پھول اس کتاب میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ مکتبۃُ المدینہ

پیارے اسلامی بھائیو! خاتونِ جنت کی شان وعظمت کو مزید سمجھنے اوران کے فیضان سے برکتیں لُوٹنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو جایئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی انڈیا بزرگوں کے فیضان کو عام کرنے کیلئے کم وبیش 50 سے زائد شُعْبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مَصرُوف ہے، جن میں سے ایک

شعبہ "مکتبۃُ المدینہ" بھی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا آغاز ۱۴۰۶ھ بمُطابِق 1986ء میں فرمایا اور سب سے پہلے بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مکتبۃُ المدینہ نے اِس مُختَصَر سے عَرصے میں جو ترقّی کی، وہ اپنی مِثال آپ ہے۔ اِس مُختَصَر عَرصے میں مکتبۃُ المدینہ سے جہاں سُنّتوں بھرے بیانات اور میموری کارڈز ہوئے، وہیں سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کی کتابیں بھی زیورِ طَبع سے آراستہ ہوکر لاکھوں کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنّتوں کے مدنی پُھول کھلا رہی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تُجھ پہ جہاں میں | اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمضانُ الْمُبارَک کی برکتوں کے کیا کہنے کہ اس ماہ میں عبادت کرنے اور نیکیوں میں اِضافہ کرنے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ چُنانچہ اس ماہ میں نیکیاں بڑھانے اور خُود کو گُناہوں سے بَچانے اور خُوب خُوب علمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذَریعہ آخری عشرے کا اِعتکاف بھی ہے اور اعتکاف کی فضیلت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگائیے کہ اُمّ الْمُؤمِنین حضرتِ عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللهُ عَنْھا سے رِوایت ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَہ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا، اس کے پچھلے تمام گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (جامع صغیر ص۵۱۶، الحدیث ۸۴۸۰)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ بھی ہمت کیجئے، اگر والدین، اہل و عیال وغیرہ کی حق تلفی نہیں ہوتی تو پورے ماہِ مبارک کا اعتکاف فرمالیجئے، وہ علمِ دین کا خزانہ آپ کے ہاتھ آئے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ماہِ رمضان کے اعتکاف میں دُرست مخارج کے ساتھ قرآن پڑھنا سکھایا جاتا ہے، پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مقبول دعائیں، نماز کی شرائط و فرائض اور مفسدات وغیرہ بھی سکھائے جاتے ہیں اور روزانہ دُعائے افطار میں عاشقانِ رسول، عاشقانِ رمضان کی پُرسوز اور رِقّت انگیز دعاؤں میں شمولیت کا موقع بھی ملتا ہے، اگر پورا ہی رمضان مسجد میں گزاریں تو کیا ہی بات ہے، اگر ایسا نہیں کر سکتے تو کم از کم آخری عشرۂ رمضان کے اعتکاف کی نیت تو بنا ہی لیجئے۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو
دینی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سُنّتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم
دینی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سنا کہ

- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا رات کو عبادت میں مصروف رہتی تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کام کاج کے دوران بھی تلاوتِ قرآن کرتی تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتی تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا شکل و صورت میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مشابہ تھیں۔

- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْہا سُنّتِ مصطفٰے کی چلتی پھرتی تصویر تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْہا غریبوں کی حاجت روائی فرماتی تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑوسیوں سے حُسنِ سُلُوک فرماتی تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْہا صبر واستقلال کا عملی نمونہ تھیں۔

اللہ کریم ہمیں بھی سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیک اعمال کرنے اور سُنّتِ مصطفٰے اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تعظیمِ سادات کے مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے! ساداتِ کرام کی تعظیم کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) فرمایا: جو میرے اَہلِ بَیْت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں روزِ قیامت اِس کا صِلہ (بدلہ) اُسے عطا فرماؤں گا۔ (جامع صغیر، ص۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱) (2) فرمایا: جو شخص اَوْلادِ عَبْدُ الْمُطَّلِب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا صِلہ (بدلہ) دینا مجھ پر لازم ہے جب وہ روزِ قیامت مجھ سے مِلے گا۔ (تاریخ بغداد، ۱۰/۱۰۲، حدیث: ۵۲۲۱) ☆ساداتِ کرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۷) ☆ساداتِ کرام کی تعظیم و تکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رسُول کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا

ہیں۔(سادات کرام کی عظمت، ص۷)☆سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم وتوقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔ (اَلشِّفا، الباب الثالث فی تعظیم امرہ،فصل ومن اِعظامہٖ...الخ،ص۵۲،الجزء ۲)۔(سادات کرام کی عظمت، ص۸)

﴿اعلان﴾

تعظیمِ سادات کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

﴿یاددھانی﴾

دو فرامین مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:(1)اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔[1] (2)جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار "أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِى لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ" پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…کنزالعمال، 80/14، حدیث: 38293

2…مجمع الزوائد، ج2، ص380، حدیث: 3019، نمازکے احکام، ص422

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (1)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (2)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (3)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

1 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2 . . . مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ . . . الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 . . . تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول،19 فروری 2026ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا:5 منٹ،(2): دعا یاد کرنا:5 منٹ،(3): جائزہ:5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

تعظیمِ سادات کے بقیہ مدنی پھول

☆ تعظیم کیلئے نہ یقین دَرْکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت لٰہذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔ (سادات کرام کی عظمت ص ۱۴) ☆ جو واقعی میں سیّد نہ ہو اور دِیدہ ودِانستہ (جان بوجھ کر) سید بنتا ہو وہ ملعون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔ (سادات کرام کی عظمت، ص ۱۶) ☆ اگر کوئی بد مذہب سیّد ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بد مذہبی حدِّ کفر تک پہنچ چکی ہو تو ہر گز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔ (سادات کرام کی عظمت، ص ۱۷) ☆ سادات کی تعظیم حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۴۲۳، ماخوذا)۔ (سادات کرام کی عظمت، ص ۸) ☆ استاد بھی سیّد کو مارنے سے پرہیز کرے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۸۴) ☆ ساداتِ کرام کو ایسے کام پر مُلازم رکھا جاسکتا ہے جس میں ذِلَّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلَّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔ (سادات کرام کی عظمت، ص ۱۲) ☆ سیّد کی بطورِ سیّد یعنی وہ سیّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیند سے بیدار ہونے کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابِق ” نیند سے بیدار ہونے کی دعا“ یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَحۡیَانَا بَعۡدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیۡہِ النُّشُوۡرُ۔ (بخاری،4/193،حدیث:6314)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد حیات (بیداری) عطا فرمائی اور ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ (مدنی پنج سورہ، ص203)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔[1]

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے ”اچھی اچھی نیتیں“ کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔ (2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔ (3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔ (5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔ (6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔ (7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔ (9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

1 . . . جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹارائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز سے قبل نَماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکُرسی، تسبیحِ فاطمہ، سُورۃُ الاِخلاص پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان سے تین آیات یا صِراطُ الجنان سے دو صفحات ترجمہ اور تفسیر پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے اَوراد پڑھے؟ (8) 313 بار دُرُود شریف پڑھے؟ (9) آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں سے بچایا؟ (11) فضول نظری سے بچتے ہوئے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ (12) 12 منٹ مکتبۃُ المدینہ کی اصلاحی کتاب پڑھی؟ (13) اَذان واِقامت کا جواب دیا؟ (14) غُصّے کا عِلاج کیا؟ (15) اپنا جائزہ لیا؟ (16) اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) آپ اور جی کہہ کر بات کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھا یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے میں گھر پہنچ گئے؟ (20) دو گھنٹے دینی کاموں پر صرف کئے؟ (21) فجر کے لئے جگایا؟ (22) دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچے؟ (23) گھر درس ہوا؟ (24) مسجد درس دیا یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس پہنا؟ (26) زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) ایک مُشت داڑھی ہے؟ (28) گناہ ہونے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا؟ (30) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) کچھ نہ کچھ سنتوں پر عمل کیا؟ (32) ظہر کی سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجُّد یا صلوٰۃُاللَّیل پڑھی؟ (34) اوّابین یا اِشراق وچاشت پڑھیں؟ (35) عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟ (36) 12 دینی کام میں سے ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر چیزیں تو اِستعمال نہیں کی؟ (38) جھوٹ، غیبت اور چُغلی سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت "دعوت اسلامی کا چینل" دیکھا؟ (40) ذاتی دوستی تو نہیں کی؟ (41) وقت پر قرض ادا کر دیا؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟ (43) صفائی اور سلیقہ کا خیال رکھا؟ (44) مُسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟ (45) تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی؟ (46) کچھ نہ کچھ جائز کام سے پہلے بِسْمِ الله پڑھی؟ (47) ایریا درس دیا، یا سُنا؟ (48) والدین اور پیر ومُرشد کو اِیصالِ ثواب کیا؟ (49) اِسراف سے بچے؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟ (52) زبان کے گناہوں سے بچے؟ (53) فُضول باتوں سے

بچے؟(54)مذاق مسخری،طنز،دل آزاری اور قہقہہ لگانے سے بچے؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب کیا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12مرتبہ☆اشارے سے گفتگو12مرتبہ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12مرتبہ

ہفتہ وار9نیک اعمال

(57)اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماع میں کسی نہ کسی اسلامی بہن کو گھر سے بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکَرہ دیکھا یا سُنا؟(59)ہفتہ وار اِجتماع میں اوّل تا آخر شرکت ہوئی؟(60)ایک دن راہِ خدا میں دیا؟(61)مریض یا دُکھیارے کی عِیادت یا غمخواری اور کسی کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62)ہفتے میں کسی بھی دن روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُنا؟(64)عَلاقائی دورہ کیا؟(65)پہلے آنے والے اور اب نہ آنے والے اِسلامی بھائیوں کو دینی ماحول سے وابستہ کیا؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے،روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد